۲۱



M.D. Khan Artist Lucknow

توجہ شرطے

(۱) اودھ پنچ میں [illegible] کی خبریں نہیں ہوتیں [illegible] اور [illegible] مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ بھانڈوں اور [illegible] کی طرح [illegible] کی کوشش نہیں کرتا بلکہ ایک [illegible] کی طرح قابل [illegible] ہے [illegible] اودھ پنچ صرف اپنی ظرافت پر [illegible] اور معقولات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی [illegible] [illegible] ضرور [illegible] اخلاقی و سیاسی [illegible] انشاء اللہ سال بھر [illegible] آپ کو [illegible] ملے گا۔

قواعد و ضوابط!

(۱) [illegible] قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) [illegible] سالانہ قیمت [illegible] رعایت کی جائے گی۔
[illegible] سالانہ قیمت لی جائے گی یہ ضروری [illegible] ہے۔

(۳) [illegible] سالانہ [illegible] قیمت [illegible]
[illegible] سال کے لئے اودھ پنچ کی قیمت [illegible]
[illegible]

(۴) [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

(۵) [illegible]

(۶) [illegible]
[illegible]

[illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

منتخبات اودھ پنچ

جلد اوّل

علم و ادب کے [illegible] اور فلسفیانہ مضامین کا دلچسپ اور بیش [illegible] مجموعہ [illegible] یعنی اودھ پنچ کی [illegible] کے [illegible] صفحات پر مشتمل ہے قیمت فی جلد [illegible] محصول ڈاک اس کے علاوہ۔

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۳۱ء

چند فائل برائے فروخت موجود ہیں [illegible] ذخائر علم و ادب و ظرافت اور سیاست سے مالامال ہیں ہر کتب خانہ میں محفوظ ہونا چاہئیں قیمت فی جلد [illegible] محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

خاص رعایت ۱۹۳۱ء کی جلد خریدنے والے اصحاب کو منتخبات اودھ پنچ جلد اول [illegible] مفت نذر کی جائے گی۔

مجلدات سنین ماضیہ

۱۹۳۰ء اور اس کے پیشتر کی بھی چند جلدیں برائے فروخت موجود ہیں قیمت فی جلد [illegible] محصول بذمہ خریدار

جلد ۱۷ — نمبر ۲۲

مضامین

۲۲ جون [illegible]

پاک روح

[illegible]

اتفاقاً ہوئے گورستان پر میرا گزر

[illegible]

اتفاقاً پڑ گئی میری نظر اک قبر پر

[illegible]

[illegible]

کچھ نہیں رہتا ہے اے اعجاز رہ جاتا ہے سب
صرف نام نیک رہ جاتا ہے باقی خاک ہے

راقم { خوشتر آں باشد کہ سرِ دلبراں
گفتہ آید در حدیثِ دیگراں }

بیٹھے سے بیگار بھلی

حضرت! اگر [illegible]

[illegible]

کنایۂ عرب

نمبر ۳

(لاحق ماسبق)

لیکن یہ ملک ادھی ہے کہ جس [illegible] اگرچہ [illegible] ہوا
[illegible] کہ [illegible] بالکل [illegible] ہو سکتا۔
ایک [illegible] تمام اہل [illegible] اور [illegible] عمل معاملات کے
[illegible] سے [illegible] کر لیں۔ مگر جب
[illegible] دوسری طرف [illegible] نے [illegible]
الی [illegible] نے [illegible] وقت کو [illegible]
کیا کر [illegible] قیامت تک [illegible] بنائے گی۔ علی
ادھیاے آدم کو [illegible] سے کسی قدر [illegible] ہیں
گر [illegible] ادھیاے آدم بالکل [illegible] کے [illegible] ہیں۔
[illegible] کہ ایک [illegible] طبیب [illegible]
[illegible] بنا [illegible] اور کہتا ہے کہ [illegible] خاص [illegible]
[illegible] ہے باوا جان نے [illegible] کر سکتے

سے بڑا ملک سمجھ گیا اور سمجھ کے بچے بنایا۔
[illegible] رسالے کے نمبروں [illegible] کے [illegible]
[illegible] ہے کے پہنچانے کے قابل بنا ہے۔
ایک [illegible] بنا اور وہ [illegible] کے گلے [illegible]
[illegible] پڑنے لگے [illegible] کو [illegible] لگایا۔
حضرت طبیب کی یہ [illegible] ہی تھی کیوں؟
[illegible] کو [illegible] ہے اور بعض [illegible]
[illegible] مفید بھی ہے۔ [illegible] کے ساتھ [illegible]
[illegible] اچھے بھلے [illegible] کو پہچاننے کے [illegible]
[illegible] سے زیادہ [illegible]
[illegible] ادھیاے آدم کو [illegible]
الی ادھیاے آدم کے [illegible] ہو گیا
[illegible] حال کی [illegible]
[illegible] دیکھے۔ [illegible] اخلاقیات پر بھی
[illegible] پر بھی۔ [illegible] پر بھی۔ اخلاقی قوت
پر بھی۔ عدل پر بھی۔ دین پر بھی۔ ایمان پر بھی۔

اودھ پنچ گذشتہ پرچوں میں عام لوگوں کا
حال بیان کر چکا ہے۔ اب سنیے اُن ادھیاے آدم
کا قصہ جو لیڈر کہلاتے ہیں۔ یہ دنیائی ادھیاے آدم
انکا اصطلاحی نام ہے اور [illegible] کے ذیل میں [illegible]
کے [illegible] کے تماشا دیکھنا انکا اصلی کام۔
عالموں کے دل میں ہے کہ اس بات کی [illegible]
[illegible] نہیں کرتے۔ لہٰذا
[illegible] اپنا چاہیے جنہوں [illegible] کے
[illegible] کی [illegible] کو دنیا کی
[illegible] کے پیٹ میں [illegible]
[illegible] سے آسانی
کی طرف [illegible] چاہیے۔ مگر لیڈروں کی [illegible] نے
[illegible] کی فطرت [illegible] ہے
[illegible] لہٰذا [illegible] کے منہ
میں [illegible] ہے۔
اب [illegible] لیڈروں کے حالات پر سرسری نظر
ڈالیے تو [illegible] کی طرح عجب حالات کے
نظر آئیں گے۔ باستثنائے بعض [illegible] حقیقت [illegible]
کل ادھیاے آدم کی [illegible] اور [illegible]
[illegible] ہے۔
مضمون کنایات عرب سے متعلق ہے۔ لہٰذا [illegible]
[illegible] پر اکتفا کی جاتی ہے۔

اصل اول [illegible] بالکل [illegible]
[illegible] نہ بھائی رکھے نہ
[illegible] رکھے نہ سالا۔ نہ گھر [illegible] نہ
[illegible] نہ متاع۔ نہ عالم ہو نہ جاہل۔

اصل دوم [illegible] اور [illegible] پر قادر ہو۔
[illegible] سمجھنے سے [illegible]
[illegible] بھائیوں اور [illegible] کو [illegible]

اصل سوم [illegible] کے ساتھ [illegible]
[illegible] جائیں [illegible]
اسی [illegible] لڑوا دے۔

اصل چہارم [illegible] ہوا
[illegible] پر قادر ہو۔

اصل پنجم [illegible] پریس یا اسی قسم کا ادنیٰ

سمن بغرض انفصال مقدمہ

([illegible])

نمبر مقدمہ [illegible]
بعدالت جناب [illegible] صاحب تحصیلدار [illegible]
مقام [illegible] ضلع [illegible]
[illegible]

بنام

[illegible]

[illegible]

سمن بغرض انفصال مقدمہ

([illegible])

نمبر مقدمہ [illegible]
بعدالت منصفی [illegible] ضلع [illegible]
[illegible]

بنام

[illegible]

[illegible]

انجمنوں سے ربط ضبط پیدا ہو جانے کے بعد اخبار کی خدمت
پہلی صفت یہ ہے کہ حضرات منزل کریں اور ان کے حالات
کی اشاعت کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ اور جیسے بلند پایہ
القاب کے ساتھ ان کا نام پکاریں شاذ و نادر چھپے
۔۔۔ نقشی ریش ۔۔۔ امام "حضرت
۔۔۔ اپ کی نسبت ۔۔۔
آپ نے فرمایا اگر گزشتہ صفات ہے ہی نہایت ۔۔۔
طرز عمل کا مرتکب ہو رہا ہے۔ بندہ غریب آپ کے کام
کا اہل نہیں۔ ہمدوں کے پاؤں تک پہنچ سکے۔ ہاتھ کی ال
کے رکھ دیجے۔ ہم دیگر اور گیر ۔۔۔ کر کے نا قرانی
اختیار کرنے والا ہے۔
دیکھیے کہ توپ اور بندوق کا مقابلہ چشم پر آکس طرح
سکتا ہے۔ مگر ہیپٹ کا ۔۔۔ کی ہے پبلک
کی بے اعتنائی ہے ۔

قمری از بس ۔۔۔ ریحان
اگر ۔۔۔ باشد

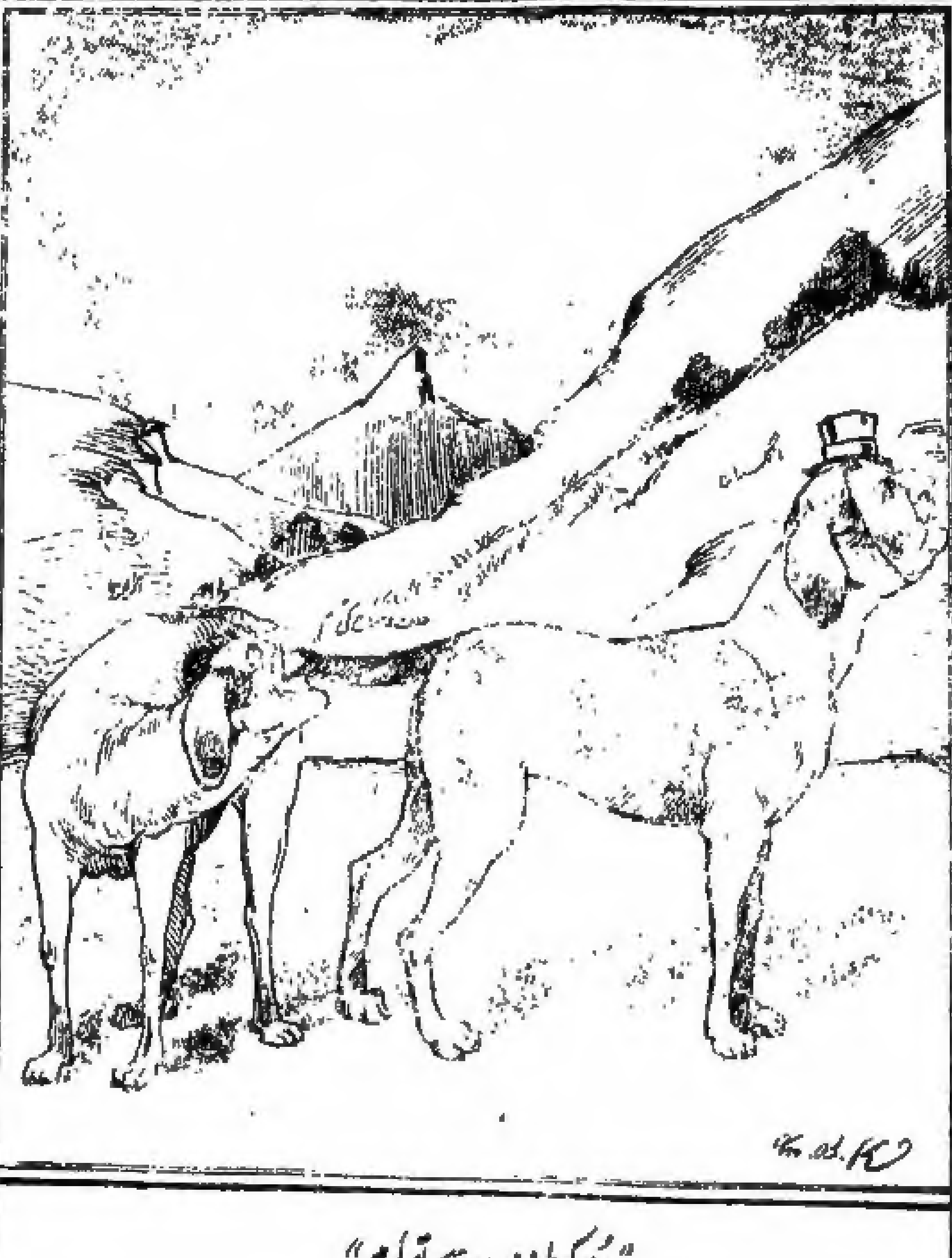
اصل ششم ۔ یہ شرافت بالکل نہ آنی چاہیے۔

کیونکہ اول کی پابندی سے احتراز واجب ہے۔
اصل ہفتم ۔ نہایت ضروری اصل ہے یعنی لیڈر کا
جامع اور جیبی ہونا۔ جو لیڈر قسمت کے پیچ میں ۔۔۔
جانب قسمت کی ۔۔۔ کا ۔۔۔ ہوتا ہے۔ لیکن
ایسے بد قسمت بھی ہیں جنکو ۔۔۔ کر سکانی
پھر ان کی ۔۔۔ مشہوری ۔۔۔ مقصد
فائدہ ضرور ۔۔۔ کہ کوئی روز گار نہ تمام
گزشت روتی ۔۔۔ آسانی ہوجاتی ہے۔
اصل ہشتم ۔ لیڈر وہ ہے جو نہایت حساس ہو۔
اگر کسی ۔۔۔ شہر ہے اور ۔۔۔ چوں چوں
چوں چوں کر رہے ہوں تو فوراً ۔۔۔ کا زن سے
لکھنے میں ۔۔۔ کے اشارہ کرے ۔۔۔ ۔ اس
چوں چوں کے معنی یہ ہی کہ جو ۔۔۔ ہے۔
چڑیا مسلمان ہیں ۔۔۔ اتنا ہے کہ چڑیا کا فر
ہو جائے ۔۔۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اسلامی حقوق کی
نا قدردانی اب قابل برداشت نہیں رہی۔ ۔۔۔ کر
والوں نے ۔۔۔ کو بھگا دیا۔ اشتہار
دے دو کہ آیندہ مسلم کانفرنس میں بولا تا ۔۔۔۔۔۔
اسلامی حقوق کے لیے ایک زبردست ریزولیوشن پیش
فرمائیں گے۔ اور ایک ۔۔۔ کا مسودہ شائع کیجیے
جو ۔۔۔ اصلاح ضروری ہو ان کا نفرنس میں پیش کیا جائیگا۔
اصل نہم ۔ بقول ۔۔۔ کے ۔۔۔ جب
ضرورت پڑے ہاں فوراً آنکھوں کے پیچھے رہ کر
دوبارہ ۔۔۔ ہو ۔۔۔ نکال باہر کرے۔
۔۔۔ ہندو کے وجود کی ابتدا ۔۔۔
آخری قسم ۔۔۔ اور صیاد آدم کی ہے جس میں
اس قسم کی صفت لوگ ہم کو بھی شامل کر لیں تو کیا ہوا
بہر حال ۔۔۔ بہرسد ۔۔۔ ۔ بہر ۔۔۔
۔۔۔ افعال خود ہی فاعل کی طرف اشارہ کرینگے
بعض ۔۔۔ کے علاوہ جن کے نام ۔۔۔ بڑے
جاسکتے ہیں ۔۔۔ اور صیاد آدم ال صفات
متصف ہیں۔
وصف اول ۔ زبان دانی پر ۔۔۔ کی
وجہ سے ۔۔۔ ہیں۔ انگریزی کی ۔۔۔
اردو کی عبارت کے معنی ہی ۔۔۔

لازمی نہیں۔ چار دن کسی اخباری دفتر میں بار لگے
۔۔۔ رہو اور صاحب ۔۔۔
ہو جیے۔
وصف دوم ۔ ۔۔۔ ہو جیا۔ اس کے
نزدیک علمی دلائل کا دندان شکن جواب گالی ہے
جب کسی کو گالیاں دیتے ہیں تو نہایت ۔۔۔
اقرانت احباب کے سامنے اپنی تحریر پیش کرتے ہیں
وصف سوم ۔ ۔۔۔ سے ۔۔۔ ہیں اس
کے عالم ۔۔۔ ہوجاتا ہے۔
وصف چہارم ۔ ۔۔۔ کے ہاں ۔۔۔
باوجود اس کی ذات ۔۔۔ جانب داری سے ۔۔۔
ہر اخباری کا ۔۔۔ ہوتا ہے کہ
۔۔۔ سے ہمارا ۔۔۔ رہے گا مگر جب
کوئی ہندو کسی جرم میں سزا پاتا ۔۔۔
۔۔۔ فلاں ہندو نے فلاں جرم میں سزا پائی ۔۔۔
سطروں میں یہ ہوگا کہ ہندو ۔۔۔
سے نہیں ۔۔۔ ہندو ۔۔۔
آدم مسلمان ۔۔۔ ضرور دیکھئے۔ مثلاً
"مسلمان غنڈوں کی تازہ شرارت"
وصف پنجم ۔ ۔۔۔ کسی مقبول
۔۔۔ ہو ۔۔۔ بجاتی ہے۔
۔۔۔ تفصیل ۔۔۔ جیسا نہیں
چاہتا مختصر یہ ہے کہ ادھیا نے آدم کی یہ صفت اکثر
انتہائی درجے کی خوشامد ۔۔۔
زبان دراز زیادہ ۔۔۔ ہوتی ہے۔ دکھتی رگ کا
دبانا جانتی ہے۔ ۔۔۔ اور رائی کو پہاڑ بنانا
اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔
(۱۰) جو اپنے ۔۔۔ آپ داد ۔۔۔ کرتا ہے اُسے
عقلمند ۔۔۔ کرتا ہے ؎

اذا ما الفتیٰ ۔۔۔
فذاک العقل ۔۔۔

دیدہ ۔۔۔ کو زندگی بسر ۔۔۔
چاہیے اور ۔۔۔
(۱۱) جو اپنے نفس پر قابو رکھنے کا عادی ہو جائے حقیقی
کہتے ہیں ۔۔۔ بادشاہ کا ۔۔۔ تھا۔



"دُم کی طرف سے توام"

تفرقۂ انسان کی ہنسی

"— عو عو۔ عو۔ عو۔ بھوبھو۔ بھوبھو —"

شاعر کہتا ہے ؎

بنفسی حسام سودت حسنها
وعزت بالکذوب لا تقدا سما
وحیلته الملاک الہمساسما

حسام کے نفس پر آئے سے مرد اور بنایا ہوں کہ تلوار آگے بڑھنا سکھایا۔ آخر اسے بادشاہ بنا کے چھوڑ دیا۔

(۱۲) بغیر کسی اوقت اور اولیت کے کوئی فخر کرتا ہے اُسے خارجی کہتے ہیں۔ ایسے فخر کرنے والوں کی ہندوستان میں کمی نہیں۔ طبقہ شعرا میں ڈھونڈھیے آپ کو مل جائینگے۔

(۱۳) قدح الشروہ (شراب کو کڑوا کرنا) اس شخص سے کنایہ کرتے ہیں جو ابتدا صحبت اہل بزم کو گوارا نہ ہو۔ قدح ابلاب بھی ایسے بار گراں حضرات سے کنایہ ہے۔ ابلاب ایک کڑوی دوا ہے۔ شاعر کہتا ہے ؎

"انت عندی کا قدح البلاب فی کف العلیل"

تو میرے نزدیک ابلاب کا پیالہ ہے جو بیمار کے ہاتھ میں دیا جائے۔ قدح اول بھی مرد ثقیل سے کنایہ ہے۔ شراب کے پہلے گھونٹ پر ساغر سے طبیعت گھبراتی ہے پھر عادت ہو جاتی ہے۔

(باقی آئندہ)

[illegible]

[illegible]

روزنامہ زمیندار لاہور

دوستوں میں سے ایک بھی خبر جانفزا جو صحبت میں آئی کہ جگ جس کو دیکھ کے دل گھبراتا ہے روزنامہ زمیندار لاہور اعلیٰ شہرت کا ملک اخباری کا عذر ہے شائقین کی روح فرسا عداوت کے اخباری کا فقدان پر کہ جس کی شکایت رہ گیا۔

کامریڈ بھی پڑھ چکا ہے۔ مگر آخری قرنیات کچھ زیادہ زہر آلود تھی جس سے کئی بچے اس غریب کو بستر پر بٹھا دیا۔ سے اُٹھنے نہ دیا۔ لکھنؤ کا اب چند روز سے پوٹے پنجاب کی سوتی بزم اخبار نویسی میں ایک قسم کا بھونچال پیدا کر دی۔ اللہ وسلم دیر تھا۔

سنا جاتا ہے کہ اب لیڈ کمپنی کے زیر اہتمام یہ اخبار کا اقدام کرے گا۔ کوئی ہنگامہ یا سیلاب ہو۔ حالات کہتے ہیں کہ لیڈ کمپنی سے ہزار درجہ شخصی قوت بہتر ہے۔ کیا محسن کیسی لیڈر کمپنیوں کا تجربہ ہو چکا ہے۔ جو ہرا ہے اگر یہ زمیندار بھی لیں تو اس کے بلند میلانی دل میں ابتر ہیں گے۔ لیڈ کمپنی بھی ساکن کی قوت پر چلتی ہے آدمی کا یہ حال ہے کہ خریدار کا مسئلہ اخباری کا نقد کی قیمت معلوم کرنے میں اکثر بیسیوں فیصدی نہیں کرتا اور روکا ہوا کے بغیر رپٹ کر جاتا ہے ایک کو وعدہ ہے کہ مقبولیت کے قبول کیے تیر چارہ نہیں۔ کیا مستحق کہ



ماں:- بچو، بہت شوخی پر آمادہ ہو۔ میں خوش ہوئی تمہاری ہوشیاری گی۔
بچے:- ہاں اماں۔ تو ہماری شوخی تمہارا کیا نقصان کرتی ہے؟

کہ ایک تو شغل مشہور ہے "اولیا نیا سودا کرے"۔ دوسرے وعدے پورا کرنا زمیندار کا اصل کسی کی نیت پر حملہ کرتا ہے۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ ہر اخباری کی حقیقی زندگی اس وقت حکومت کے رحم پر منحصر ہے۔ زود فریبی اور زود فراموشی ساکھ جمنے نہیں دیتی جو صادق الوعد خریدار ہیں وہ قیمت کے ڈوب جانے کے اندیشے میں مبتلا ہیں۔ ان حالات میں کون ہے جو سنجے خریدے

بقول شاعر ؎

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

جب زمانہ جبلی کی کشمکش سے شاید ہی کوئی بچا ہو بقول کسی ستم رسیدوں کے زمیندار بھی ایک ہو گئی

مرتب ؎

ہم سے تم دوست جیسے ... آسمان کیوں ہو

اور نہیں کا ذوق کرے گا۔
یا جو لیڈر کمینی یا جو شخص انتظام امرتی و خوبیاں دین کے لیے قائم ہے۔
بہرحال ہمیں ذہنیت کے دیکھنے سے فرصت ہو تو دیکھئے
چند کامیاں نمونہ اپنا نقشہ اثر دکھائے۔

اقدام

کانپور سے ایک سہ روزہ جناب شیخ حسن صاحب جمیل
روانہ ہوا ہے۔ جمیل صاحب کی اخبار نویسی سے
ہم چہ سبزہ بہ بار و دیدہ دام
کتنی ہوئی اس مرحوم اخبار کی سیاسی نمود دکھائی دیتی ہے۔
جو انکی وجہ سے کسی ذہنیت سے مخصوص نہیں۔
چند دو سطر کے اتفاق کا ہے۔ خود ایڈیٹر صاحب
بیک کمزور مشق اخبار نویس ہیں۔ لہذا ناپسند ہونیکی
کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی۔ البتہ بارہا ہم نے دیکھا اور
سنا ہے کہ ہر ایک بزرگ یا اردو اخبار کی جگہ
کوئی ایک دو سطر نہیں ہوتا۔ ایک آدھ چٹخارہ دار خبر
کھلا دیتا ہے۔ اسکی زندگی کی علت خفی ہے۔ ایک عام
خلق میں یہ تن کا دو دیرہ کا مسئلہ بہت مشہور ہے۔
کسی کی صحت کی غیر حقیقی علت کو معلوم کرنا۔ کچھ قرآن کا
پڑھنا یا کچھ کام جو حقیقت دار بنا کی علت جو ہو ان
باتیں شامل ہیں بیان کریں۔ مثلاً کہہ دیں کہ ان کو کسی فقیر
نے دست غیب کا عمل سکھا دیا ہے۔ یا یہ کہ فلاں حاکم
مہربان ہے وہ ملاقی اشتہار دیتا ہے۔ یا یہ کہ حضور
حضرت سے ملاقات ہو گئی انھوں نے ہر سکے کے
بجائے انھیں بتا دیا۔ گو یہ سب غیر حقیقی علتیں ہیں۔
اقدام کا نمبر وار پیش نظر ہے۔ ایڈیٹر صاحب فرماتے ہیں:
"معاونین کرام .... اقدام سچ معنوں میں ایک
قومی اخبار ہے۔ اور اسکی زندگی کا دارومدار جمہور
کی امداد پر ہے .... اگر کسی خاص وجہ
کی بنا پر کسی صاحب کو خریداری میں عذر ہو تو براہ کرم
پہلے ہی سے مطلع فرمائیں۔ اور وی پی واپس کر کے
مشکور ہونے کا بار نہ ڈالیں ــــــ"
اس نوٹ سے خیال ہوتا ہے کہ غالباً ایڈیٹر صاحب

وی پی بھیج کر زر قیمت وصول ہونے کے امیدوار
ہیں۔ اگر خدانخواستہ انھوں نے اس پر عمل فرمایا
تو کیا ہوگا۔ درخواست یہ ہونی چاہیے تھی کہ حضرت
آپ کو اگر خریداری میں عذر ہو تو خدا کے لیے پرچے
بابت وصول فرمائیے سیدھا وی پی نہ بنائیے اور جس طرح
وی پی واپس فرمانے میں تامل نہیں کرتے اسی طرح
پرچہ وصول فرمانے میں بخاوت نہ دکھائیے۔ ڈاکیے
سے کہہ دیجئے پرچہ لینا منظور نہیں۔ وہ خود ہی دستار
حالی کے الفاظ پرچہ پر لکھ دے گا۔ بہرحال سلامت
جسطرح دنیا بامید قائم ہے کی کہاوت صحیح ہے
اسی طرح الیاس احدی الراحتین بھی کہا جاتا ہے اور امیدی
میں بھی ایک قسم کی راحت ہے)۔
خیر میاں اقدام اب آگے ہر گز زندہ رہنا۔

مولانا ہیچ کی نوٹ بک

دکن حیدرآباد کی خبر

حیدرآباد سے اس ایڈریس کی نقل مع جواب کے
مہدی یار جنگ بہادر صدر المہام سیاسیات کی
کی خدمت میں سنا تن دھرم فرقے کے مذہبی
پیشواؤں نے پیش کیا موصول ہوئی۔ اس میں خوش
کرنے والے سوال و جواب کی گنجائش یہ بھی نہیں۔
ایڈریس پیش کرنے والوں نے اول اسکا یقین دلایا
کہ وہ بادشاہ کو مظہر الٰہی سمجھتے ہیں اسلیے بادشاہ کا
پاپ اور گناہ میں شامل ہیں۔ وہ قوم یہ کہ انکے اکثر مسئلے
کو معاش رسانی وغیرہ حکومت سے ملتی ہے اور بعض مسئلے
محروم ہیں۔ انکے واسطے کچھ مقرر ہونا چاہیے۔ سوم یہ
کہ ایک جدید فرقہ جو ہندو کہلا کر مذہبی پیشواؤں کی
توہین کرتا رہتا ہے اسکی زبان و قلم پر قانون کا
شکنجہ لگانا چاہیے۔ چہارم یہ کہ مذہبی جلسوں کو
علی الاطلاق آزاد رہنے دیجیے۔
نواب صاحب صدر المہام نے پہلی بات پر اظہار اعتماد
و اطمینان فرمایا۔ دوسری بات پر حکومت کو متوجہ
کرنے کا وعدہ کیا جو کہ ان کے محکمہ سے متعلق
نہیں رکھتی۔ تیسرے معاملہ کو قانون کے حوالہ کیا

یہی کریں جو شکایت پیدا ہو اور کسی کی دل آزاری
کرے تو قانون تمھاری مدد کے لیے موجود ہے۔
چوتھے امر سے انکار فرمایا یعنی خاص مذہبی
جلسے ہمیشہ بااجازت حاکم ہو سکتے ہیں حکومت
اور رعایا میں کوئی خطا دیرتا ڈ ہے۔ دیکھیے
جو بیرون دکن کے مفسد اس غرض میں باعانت
لگے ہیں۔
انتظام اندرونی کا قابل بیرونی مداخلت ہے۔

بیاہ کے بعد سہاگ پُڑا

(آبادیوں کے دور دیرسٹر ٹامس راپ انگلستان بلیریں)
جب تک دیپک کا سا سانا جاتا رہا۔ ایک صاحبزادی
کے والد محترم تھے انھی۔ جب صاحبزادی کی دلہن
بنی تو دلہن کی ماں نے میاں کو سہاگ پُڑا لینے بانا
بھیجا۔ آپ جانتے ہیں پُڑے کی خاصیت یہی ہے کہ جلی
اور بکلا ہٹ مزاج سے جاتی رہتی ہے۔ میاں
جو سہاگ پُڑا لینے گئے تو پھر نہ کہ دور نہ پلٹے۔
بی بی نوعمریاں اڑانے لگیں۔ آگ لگے تمھاری
انجم کو۔ اے آج کیا ہو رہے ہو۔ لڑکی تو سسرال
سدھاری اب یہ سہاگ پُڑا کس کام کا جا کھیڑو۔
میاں نے فرمایا۔ لاحول ولاقوۃ۔ لڑکی سسرال گئی لڑکی سہاگ
بھی سسرال گیا۔"
ابھی کا سہاگ پُڑا اور مسٹر ٹامس کا قضیہ بھی دل کا ملا
ادھر تو آپ کہتے ہیں کہ سہاگ سسرال نہیں گیا اور حوا
مفسد کہتا ہے کہ ترنگ پر بھی نرنگی کو دو سہاگ بھی ہے۔
ہزار ایکسلنسی جنرل شاہل حضور بھی گئے مگر وہ بیاہ بولا
جو تی پہلے ہی ہو چکے۔ دیا چکا ماہر نامہ کو ایک بیلجے کی بات
ضرورت نہیں۔ ہمارے نزدیک مسٹر ٹامس کو دوبارہ مہدیکے
ہنگام کا انتظار کرنا چاہیے۔ یہ انتظار عمرانی صحت کی
دواء کا حق ہے۔ ایک قیمتی حکم یا چیز کے حسنہ نیچانی ہیں
الفاظ معنی کر لے کے قصر کر دیا ایک ہی پر نیچے
گر اور ایسی ہی گہری چیز ہو سکتا تھا کہ انکا رخ حسن تاثر کی
الکا کیسی ہندوستان پھر پیا بلیٹ بھی توجہ نہ آتی۔
آبادی کی وراثت بدلنے کا یہی ہے ۔ اگر کا میابی

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے؟

اگر آپ اشتہاری ادویات و طلائی نسخہ جات [illegible] نیم حکیموں کے ہاتھوں [illegible] مایوس ہو چکے ہیں اور اس عالم یاس میں [illegible] حاصل کرنا [illegible] [illegible] فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ایک کارڈ لکھ کر دواخانہ [illegible] کی [illegible] فہرست طلب کر [illegible] فائدہ اٹھایئے اور دوسرے بھائیوں کو بھی [illegible] [illegible] ہے۔

المشتہر دواخانہ [illegible] لکھنؤ

فوائد [illegible] اودھ پنچ

[illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

[illegible]

غذائے روحانی

معروف بہ [illegible]

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سُر و لے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصۂ اول کے تین اڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصۂ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانۂ حال تک صدہا اساتذۂ فن کی گائکی اور اُنکے گلے سے نقل کی ہوئی دُھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صدہا راگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں اُنہیں سے نقل کی گئی ہیں لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیئے گئے اُسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ اُستاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا لٹریچر بھی لازمی ہے آپکو اس کتاب میں ملے گا مصنف نے ہزاروں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصۂ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادوں کا سرمایہ نازاسمیں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ